وسطی ایشیا کے قدرتی وسائل

اگست ۱۹۹۱ء کے بعد وسطی ایشیا کی پانچ ریاستیں ــــ قازقستان، ازبکستان، ترکمنستان، تاجکستان اور کرغیزستان ــــ دنیا کے نقشے پر بہت ہی نمایاں طور پر ابھری ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب انہوں نے قوموں کی برادری میں ہر لحاظ سے خود مختار اور آزاد ریاستوں کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ مسلمان ممالک تقریباً بہتر سال کمیونسٹوں کے سائے تلے رہنے کے بعد آزاد ہوئے ہیں۔ ان نو آزاد ممالک کو، جنہیں ریاست و سیاست اور آزاد معیشت کا کوئی خاص تجربہ نہیں، اپنے ہاں غیر ملکی سرمایہ کاری کی شدید ضرورت ہے۔ قدرت نے ان ممالک کو قدرتی وسائل یعنی تیل، گیس، سونا، چاندی اور دوسری قیمتی دھاتوں کے بڑے بڑے ذخائر سے نوازا ہے اور یہ ایسے غیر ملکی شرکائے کار کی تلاش میں ہیں جو ان قدرتی وسائل کی تلاش، ترقی اور مقامی قوت کار سے استفادے میں مدد دے سکیں تاکہ مقامی آبادی کا معیار زندگی بہتر ہو سکے۔ مثال کے طور پر صرف ترکمنستان میں تیل کے اس قدر ذخائر موجود ہیں کہ یہ مُلک کسی بھی خلیجی ریاست سے لگا سکتا ہے۔

ازبک اور روسی سائنس دانوں اور ماہرین ارضیات نے ایک مشترکہ مہم میں ازبکستان میں زرفشاں شہر کے قریب قزل قم صحرا میں سونے کے نئے ذخائر دریافت کیے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان ذخائر سے استفادے کے لیے مقامی ٹیکنالوجی اور آلات ازکار رفتہ ہیں۔ ازبکستان نے حال ہی میں سونے کی کان کنی کے لیے امریکہ کی "نیوماؤنٹ مائننگ کارپوریشن" سے نئی ٹیکنالوجی اور آلات کی فراہمی کے لیے ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ ان ذخائر سے استفادہ کرتے ہوئے ازبکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہو سکتا ہے جو سونے کی پیداوار میں سر فہرست ہیں۔ حکومت قازقستان نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی "چلی وچ انٹر نیشنل کارپوریشن" کے ساتھ ایک بیس سالہ معاہدے پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت امریکی فرم سیمی پیلاٹنسک صوبے میں بیکر چک کے سونے کے ذخائر سے استفادے میں مدد دے گی۔ اس فرم نے اٹھارہ ماہ کے اندر پیداوار حاصل کرنے کے لیے جدید ترین پلانٹ نصب کرنے کا وعدہ کیا ہے جو بیکر چک کے قدرتی ماحول کے لیے کسی خطرے کا باعث بھی نہیں ہوگا۔

وسطی ایشیا کی ریاستوں کو غیر ملکی سرمایہ کاری حاصل ہو رہی ہے۔ قازقستان اور دوسری ریاستوں میں ایک ہزار سے زائد غیر ملکی کمپنیاں مصروفِ کار ہیں۔ صرف قازقستان نے دنیا کے ساٹھ سے زائد ممالک کی کمپنیوں کے ساتھ ایک سے سو سے زائد مشترکہ منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ فیڈریشن آف رشیا کے بعد قدرتی وسائل کے اعتبار سے "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" میں دوسری امیر ترین ریاست یہی قازقستان ہے۔ منیڈلیف چارٹ میں دیے گئے کم و بیش سب ہی عناصر قازقستان میں موجود ہیں۔ آج جرمنی، ترکی، کوریا، پاکستان، انڈیا اور چین سمیت دنیا کے مختلف ملکوں کے صنعت کار اور تاجر، یورپ میں بے پناہ مقابلے کے باعث وسطی ایشیا کی ریاستوں سے مال کے بدلے مال کی بنیاد پر تجارت کرنے یا مشترکہ منصوبوں میں شریک ہونے کے لیے وہاں جوق در جوق جا رہے ہیں۔ ازبکستان اور قازقستان نے اپنے دروازے غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے کھول رکھے ہیں۔ ترکی کے وزیراعظم سلیمان دیمرل نے وسطی ایشیا کے حالیہ دورے میں ۱٫۲ بلین امریکی ڈالر کا قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ترکی نے قازقستان اور ازبکستان سے تیل کی پائپ لائنیں اور ترکمنستان سے گیس پائپ لائن بچھانے کا وعدہ کیا ہے جو آذر بائی جان، آرمینیا اور بحیرہ کیسپئین کے نیچے سے گزرتی ہوئی ترکی پہنچیں گی تاکہ گیس یورپی ممالک کو برآمد کی جا سکے اور وسطی ایشیا کے لیے غیر ملکی زرمبادلہ کمایا جا سکے۔

سفارتی سطح پر ازبکستان وسطی ایشیا کے دیگر ممالک کی نسبت زیادہ بہتر پوزیشن میں ہے۔ ایک سو دس ملکوں نے اسے تسلیم کر لیا ہے اور ان میں سے ۴۵ نے ازبکستان سے سفارتی روابط استوار کر لیے ہیں۔ اب یہ اقوام متحدہ کے ارکان میں شامل ہے اور تنظیم برائے اسلامی کانفرنس (OIC)، تنظیم برائے اقتصادی تعاون (ECO)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور "یورپ میں سلامتی و تعاون کی کانفرنس" Conference on Security and Co-operation in Europe (CSCE) جیسی بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ اس کے روابط ہیں۔

افغانستان میں کمیونسٹ اقتدار کے خاتمے پر نئی انتظامیہ کے ساتھ اسلام کریموف کے تعلقات زیادہ واضح نہیں۔ ۱۶ جولائی ۱۹۹۲ء کو تاشقند میں "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" کے سربراہی اجلاس میں جناب کریموف نے دولتِ مشترکہ کی افواج پر زور دیا تھا کہ وہ افغانستان اور ایران کی سرحدات پر سخت کنٹرول رکھیں۔ روس اور مغربی دنیا کریموف کے اس طرزِ عمل سے بہت خوش ہے جو انہوں نے اسلامی اثرات کی روک تھام کے لیے اپنا رکھا ہے۔ مغربی دنیا اس خطے میں بھی اسی طرح اسلامی جمہوری حکومت پر فوجی اقتدار کو ترجیح دیتی ہے جیسے الجزائر میں اُس نے رویّہ اختیار کر رکھا ہے۔ [بہ شکریہ "سنٹرل ایشیا بریف، لیسٹر _ شمارہ ۴ (۱۹۹۲ء)]